© rasailojaraid.com

دائیں پیر اور بائیں ہاتھ سے بائیں پیر پر مسح کرنا مسنون ہے۔

ا۔حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی پر گزرے، وہ وضو کے دوران موزے بھی دھور ہاتھا۔آپ ﷺ نے ہاتھ سے ہٹادینے کے انداز میں فرمایا:(انما أمرت بالمسح) ''مجھے تو صرف مسح کا حکم دیا گیا ہے۔''(موزے کو دھونے کا نہیں) پھر پیروں کی انگلیوں کے کناروں سے پنڈلی کی جڑ تک انگلیوں سے لکیر کھینچ کر سمجھادیا۔(سنن ابن ماجة، الطهارة، باب ۸۵،حديث ۵۵۱)

۲۔اس حدیث کی ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو موزوں پر رکھ کر پیروں کی انگلیوں سے اوپر تک کھینچ لیا اور ایک بار مسح فرمایا۔مغیرہ کا بیان ہے کہ یہ منظر مجھے اب بھی بالکل یاد ہے گویا میں ابھی آپ ﷺ کے موزوں پر انگلیوں کے نشان دیکھ رہا ہوں۔(نصب الراية ۱۸۰/۱)

۳۔حضرت مغیرہ ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پیشاب کرنے کے بعد وضو فرمایا، دایاں ہاتھ دائیں موزے پر اور بایاں ہاتھ بائیں موزے پر رکھ کر دونوں پر ایک بار مسح کیا۔آپ کہتے ہیں کہ میں اب بھی چشم تصور میں آپ ﷺ کے موزوں کو دیکھ رہا ہوں۔(السنن الکبریٰ للبیهقی ۲۹۲/۱)

اگرچہ ان احادیث میں روایتی حوالے سے کچھ سقم ہے، لیکن مسح کے طریقے پر ان سے استدلال کرنا ممکن ہے۔تفصیل کے لیے دیکھیے (تلخیص الحبیر ۱۶۰/۱،نصب الرایة ۱۸۱/۱) (جاری ہے)

☆☆☆☆☆

حوالہ جات میں پختگی کی اہمیت

ہمیں بحیثیت مسلمان پکے حوالہ جات کا التزام کرنا چاہیے۔ناقص اور مبہم حوالہ جات کے ساتھ یا بلا حوالہ حکایات پر اندھا دھند اعتماد بعض اوقات جھوٹ پھیلانے کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ہمیں اپنی تقریر و تحریر میں ہر وقت پیغمبر اکرم ﷺ کی اس تنبیہ کو مدنظر رکھنا چاہیے:''کفیٰ بالمرء کذباً أن یحدث بکل ما سمع '' [مقدمه صحیح مسلم]

''انسان کو جھوٹا بنانے کے لئے یہی کافی ہے کہ ہر سنی سنائی بات (بلاتحقیق) بیان کرے۔''

عبدالوہاب خان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قسط :7

صحابہ کرام روئے زمین کا افضل ترین طبقہ

عبدالرحیم روزی

اتباع نبی ﷺ کا غیر معمولی جذبہ:

حضراتِ صحابہ کرام ان ارشادات الٰہیہ کے مکمل اور اولین تعبیر و مصداق تھے ﴿فلا وربک لایؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لایجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما۞﴾(النساء:٦٥)﴿انما کان قول المؤمنین اذا دعوا الی اللہ ورسولہ لیحکم بینھم ان یقولوا سمعنا واطعنا واولئک ھم المفلحون ۞﴾(النور:٥١)اور﴿وما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا﴾(الحشر:٧)

رسول اکرم ﷺ کے ارشاد گرامی قدر(فاذا امرتکم بشیء فخذوا منہ مااستطعتم واذا نھیتکم عن شیء فدعوہ)(مسلم،الحج باب فرض الحج مرۃ فی العمر٧٣ حدیث٤١٢،ابن ماجۃ باب اتباع سنۃ رسول اللہ ﷺ حدیث ٢) جیسے فرمودات بھی ان سے مخفی نہ تھے۔ بلکہ یوں کہیے کہ ان کی ساری زندگی کا قطب اور محور اتباع نبی ﷺ تھا، یہی ان کا متاعِ زندگی اور گوہر نایاب تھا۔

﴿ان ربک یعلم انک تقوم ادنیٰ من ثلثی اللیل ونصفہ وثلثہ وطائفۃ من الذین معک...وآخرون یضربون فی الارض یبتغون من فضل اللہ وآخرون یقاتلون فی سبیل اللہ﴾(المزمل:٢٠) جیسے خبر الٰہی کو مہمیز یوں دیتے کہ رات کو اٹھ اٹھ کر رسول اللہ ﷺ کی نفلی نمازوں میں بھی چپکے سے آکر اقتداء کرتے اور خیر میں شرکت کرانے کے لیے ایک دوسرے کو خبر دیتے۔(بخاری،الاعتصام، باب مایکرہ من کثرۃ السوال حدیث ٧٢٩٠) آپ ﷺ سے دین کے مختلف شعبوں کے حوالے سے یہ سوال کرتے کہ کونسا عمل افضل ہے؟

رازدانِ نبوی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا(ان الأمانۃ نزلت فی جذر قلوب الرجال، ونزل القرآن فقرء واالقرآن وعلموا من السنۃ) ''ایمان وامانت لوگوں کی جڑوں میں اتر کر رچ بس گئی،قرآن کریم اترا، انھوں نے اسے پڑھا اور رسول اکرم ﷺ کا طور طریقہ جان لیا۔''(بخاری، الاعتصام باب الاقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ حدیث ٧٢٧٥)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سایہ تلے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مرتدین اور مانعین زکاۃ سے بلا رو رعایت جہاد کیا اور اسلام کے لہراتے پھریرے کو سرنگوں ہونے سے بچالیا۔ کیونکہ ان کے قائد اعظم محمد ﷺ کا ارشاد تھا(**من قال لاالٰہ الا اللہ فقد عصموا منی دماء ھم وامو الھم الا بحقھا وحسابھم علی اللہ**)(بخاری،الاعتصام حدیث ۷۲۸۴)

جب رہبر کامل ﷺ نے حجۃ الوداع کا اعلان کیا تو دور دراز علاقوں سے مسلمان اُمڈ اُمڈ کر آئے، کچھ مدینہ پہنچے کچھ راستے میں ملے اور کچھ مکہ مکرمہ میں آ ملے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی زبانی سنیے: (**فقدم المدینة بشر کثیر کلھم یلتمس ان یاتم برسول اللہ ﷺ ویعمل مثل عملہ**)(مسلم،الحج،باب ۱۹ حجة النبی ﷺ حدیث ۱۴۷)

دو شخص پرانے میراث کا جھگڑا لے کر آپ ﷺ کے پاس آئے۔ فرمایا(**انکم تختصمون الیّ وانما انا بشر مثلکم ولعل بعضکم الحن بحجته من بعض......**)''تم لوگ میرے پاس جھگڑے لے کر آتے ہو، میں تو ایک انسان ہوں تم میں سے بعض دلیل دینے میں دوسرے فریق سے زیادہ چرب زبان ہوسکتا ہے، میں تمہارے بیانات کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں۔ پس جس کو میں اس کے بھائی کا حق کاٹ کر دے دوں وہ ہرگز اسے نہ لے، کیونکہ میں اسے آگ کا ٹکڑا کاٹ کے دے رہا ہوں، جسے وہ قیامت کے دن اپنی گردن میں آگ کی کریلنی ڈال کے لائے گا۔ یہ سننے کی دیر تھی کہ دونوں آدمی روتے ہوئے کہنے لگے: یارسول اللہ! میرا حق میرے اس بھائی کے لیے ہے۔''(مسند احمد،سنن ابی داؤد عن ام سلمةؓ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی تو لوگوں نے بھی آپ ﷺ کی اقتدا میں سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں، پھر نبی علیہ السلام نے اپنی انگوٹھی اتار پھینکی اور فرمایا''میں اسے کبھی نہ پہنوں گا'' تو لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔''(البخاری،الاعتصام باب ٤،مغازی باب ۷٤،مسلم:لباس،باب ۵۲)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں:(**بینما رسول اللہ ﷺ یصلی بأصحابه......**)کہ ایک مرتبہ نبی علیہ الصلاۃ والسلام نماز پڑھا رہے تھے، یکا یک جوتے اتار کر بائیں جانب رکھ دیے، جب صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ دیکھا تو انہوں نے بھی اپنے جوتے اتار دیے۔ نماز کے بعد رسول اللہ ﷺ نے دریافت کیا''تم لوگوں نے اپنے جوتے کیوں اتار دیے؟''جواباً عرض کیا''ہم نے آپ کو جوتے اتارتے دیکھا تو ہم نے بھی جوتے اتار دیے۔''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''جبریل نے آ کر مجھے خبردار کیا کہ میرے جوتوں میں گندگی لگی ہوئی ہے۔''(ابو داؤد: کتاب الصلاۃ،باب الصلاۃ فی النعل ۸۹ حدیث ٦٤٨)

مرشدِ انسانیت ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو دیکھا کہ لوگ کھجور کا پیوند کرتے ہیں۔ فرمایا''تم کیا کر رہے ہو؟''انہوں نے کہا کہ ہم پہلے سے ایسا کرتے چلے آ رہے ہیں۔ فرمایا(**لعلکم لولم تفعلوا کان خیرا**)''اگر تم ایسا نہ کرو تو شاید بہتر رہے گا۔'' انہوں نے پیوندکاری کا عمل چھوڑ دیا تو امسال کھجور خراب ہو گئے یا پیداوار میں کمی آئی۔ انہوں نے یہ صورت حال بتلادی تو فرمایا(**انما**

© rasailojaraid.com